صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 29 مارچ 2016 بمطابق 19 جمادی الثانی 1437 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ لِنتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ ٱلۡقَلۡبِ لَٱنفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ فَٱعۡفُ عَنۡهُمۡ وَٱسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى ٱلۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُتَوَكِّلِينَO إِن يَنصُرۡكُمُ ٱللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ وَإِن يَخۡذُلۡكُمۡ فَمَن ذَا ٱلَّذِى يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعۡدِهِۦ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَOوَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغۡلُلۡ يَأۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ کی رحمت کے سبب سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا اور اگر تو تند خو اور سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے بھاگ جاتے پس انہیں معاف کردے اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر پھر جب تو اس کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر بے شک اللہ توکل کرنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہ ہو سکے گا اور اگر اس نے مدد چھوڑ دی تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور کسی نبی کو یہ لائق نہیں کہ خیانت کرے گا اور جو کوئی خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لائے گا جو خیانت کی تھی پھر ہر کوئی پورا پالے گا جو اس نے کمایا تھا اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔ وآخِرُالدَّعوٰانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2821، مولانا فضل غفور، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2832، مولانا فضل غفور، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2833، مفتی فضل غفور، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2858، مفتی سید جانان، مفتی صاحب! منسٹر صاحب لږ ریکویسټ کړے وو، هغه به یو دس منټ کښېنی راا ورسی نو زه دا ستا اخره کښېنی، دې نه پس اخلم۔

مفتی سید جانان: ٹھیک ده جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2887، سید جعفر شاہ، (موجود نہیں)۔ مسٹر شاہ حسین خان، 2934۔

* 2934 _ جناب شاہ حسین خان: کیاوزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام گریڈ 20 کی دو انتظامی آسامیاں کافی عرصہ سے خالی پڑی ہیں جن پر پروموشن نہیں کی گئی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل زراعت اور پرنسپل زرعی تربیتی ادارہ پشاور کی آسامیوں پر جونیئر افسران کو تعینات کیا گیا ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2014 سے تاحال مذکورہ آسامیوں پر جن جن افسران کو تعینات کیا گیا ہے، ان کی سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے;

(ii) مستحق افراد (اقبال حسین) کو کیوں تعینات / پروموٹ نہیں کیا گیا، وجوہات فراہم کی جائیں;

(iii) جونیئر افسران کو کیوں تعینات کیا گیا، وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سوال نمبر 2934۔ سپیکر صاحب، زه د سیکرټری ایگریکلچر شکریه ادا کوم چې زما د سوال نه وروستو هغه افسر ئے په هغه پوسټ باندې کښېنولو نو دا جواب چې کوم نن ئے را کړے دے نو هغې کښې کوم کس چې سینیئر وو نو هغه ئے په هغه پوسټ باندې کښېنولے دے، د ډې جی په پوسټ باندې، نو مسئله د هغه ډی جی حل شوې ده، د انصاف تقاضه پورا شوې ده نو زه خپل سوال باندې نور زور نه کوم خو دې گزارش سره چې بیا په دې

سیکرټری باندې یا په دې ډیپارټمنټ باندې سفارشونه، زور مه کوئ ځکه چې حقدار ته حق ملاؤ شوے دے چې بیا پرې جونیئر کس را نشي۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2886، میڈم معراج ہمایون۔

* 2886 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیر زکوۃ وعشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے سیٹیزن کمیونٹی بورڈ کا قیام پچھلے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب ہاں میں ہے تو سیٹیزن کمیونٹی بورڈ کی موجودہ حالت و کام ہر ضلع کے رجسٹرڈ سیٹیزن کمیونٹی بورڈ کی تعداد مہیا کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، او قاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) ضلع صوابی: ضلع صوابی میں کل رجسٹرڈ سی سی بیز کی تعداد 844 ہے، جنہوں نے واٹر اینڈ سینی ٹیشن، واٹر چینلز اور گلیوں کی پختگی کا کام کیا ہے جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(2) ضلع بونیر: ضلع بونیر میں کل 393 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے ہزاروں کی تعداد میں اجتماعی تعمیر و ترقی کی سکیمز مکمل کی ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(3) ضلع ہری پور: ضلع ہری پور میں کل 870 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی قسم کی سماجی و فلاحی اور رفاعی سکیمز مکمل کی ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(4) ضلع دیر لوئر: ضلع دیر لوئر میں کل 610 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت و ضلعی حکومت کے تعاون سے اجتماعی کام کئے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(5) ضلع سوات: ضلع سوات میں کل 1130 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت و ضلعی حکومت کے تعاون سے اجتماعی کام کئے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(6) ضلع ٹانک: ضلع ٹانک میں کل 228 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں جن میں زراعت، کمیونٹی ڈیویلپمنٹ، ہیلتھ، لیٹریسی، ایجوکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں امور سرانجام دیئے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(7) ضلع لکی مروت: ضلع لکی مروت میں کل 640 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی طور پر گلیوں کی پختگی، ہینڈ پمپس اور کمیونٹی سنٹرز وغیرہ بنائے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(8) ضلع کوہاٹ: ضلع کوہاٹ میں کل 487 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی طور پر کمیونٹی کی تعمیر و ترقی ودستکاری کی تعلیم و تربیت، بیوہ خواتین کی بہبود، متاثرین کی بحالی اور خواتین کی ترقی کے امور سرا نجام دیئے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(9) ضلع کرک: ضلع کرک میں کل 1131 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی طور پر پانی کی سکیمیں زراعت کی ترقی کیلئے واٹر ٹینک، مستحق طلباء و طالبات کو مالی امداد کی فراہمی اور فری میڈیکل کیمپس لگوائے جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(10) ضلع دیر اپر: ضلع دیر اپر میں کل 524 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی طور پر گزشتہ حکومت کے دور میں ضلعی ترقیاتی فنڈز کے 25% حصہ سے اجتماعی ترقی کے کئی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(11) ضلع چترال: ضلع چترال میں کل 1030 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی طور پر گزشتہ حکومت کے دور میں ضلعی ترقیاتی فنڈز کے 25% حصہ سے اجتماعی ترقی کے کئی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچائے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(12) ضلع بنوں: ضلع بنوں میں کل 860 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی ترقی کے منصوبہ جات بتعاون ضلعی حکومت مکمل کئے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(13) ضلع ایبٹ آباد: ضلع ایبٹ آباد میں کل 1332 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے اجتماعی ترقی کے منصوبہ جات مثلاً گلیوں کی پختگی، کچے پکے راستے، کمیونٹی سنٹرز اور دستکاری، سکولز وغیرہ کھولے ہیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(14) ضلع مانسہرہ: ضلع مانسہرہ میں کل 1460 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے مقامی کمیونٹی کے تعاون سے ڈیویلپمنٹل اجتماعی مفاد کی سکیمیں مکمل کی ہیں جو مقامی کمیونٹی کی ضروریات تھیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(15) ضلع بٹگرام: ضلع بٹگرام میں کل 369 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے مقامی کمیونٹی کے تعاون سے ڈیویلپمنٹل اجتماعی مفاد کی سکیمیں مکمل کی ہیں جو مقامی کمیونٹی کی ضروریات تھیں جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(16) ضلع ملاکنڈ: ضلع ملاکنڈ میں کل 290 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے مقامی کمیونٹی کے تعاون سے 165 سکیمز مکمل کی ہیں، جن میں پانی کی سکیمیں، واٹر چینل، کچے پکے راستے اور ہینڈ پمپس لگوائے ہیں، جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(17) ضلع تورغر: ضلع تورغر میں کل 19 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے کوئی کام نہیں کیا، جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

(18) ضلع چارسدہ: ضلع چارسدہ میں کل 950 سی سی بیز رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے مقامی حکومت کے ساتھ ملکر متعدد ترقیاتی سکیمیں مکمل کی ہیں، جبکہ اب ان سی سی بیز کی موجودہ حالت غیر فعال ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ، سپیکر صاحب! کوئسچن نمبر 2886۔ دا کوئسچن غلط ډیپارټمنټ ته مارک شوے دے، دا Actually د لوکل گورنمنټ کوئسچن دے او دا د سیټیزنز کمیونټی بورډ کا قیام پچھلے لوکل گورنمنٹ ایکٹ د 2002د لاندې دا سیټیزن کمیونټی بورډ جوړ شوے وو نو هغه جواب خو هغوی وائی چې جی هاں، بیا ما تپوس کړے دے، اگر جواب ہاں میں ہے تو سیٹیزن کمیونٹی بورڈز کی موجودہ حالت اور کام، ہر ضلع کے رجسٹرڈ سیٹیزن کمیونٹی بورڈز کی موجودہ حالت اور کام، ہر ضلع کے رجسٹرڈ سیٹیزن کمیونٹی بورڈ کی تعداد مہیا کیجئے؟ هغه ټول تفصیل ئے ورکړے دے هره یوه ضلع کښې، چا کښې څلور سوه دی، چا کښې یولس سوه دی، چا کښې اته سوه دی، چا کښې دغه دی، لکه بنه ډیر دا سیټیزن بورډز جوړ شوی وو۔ دا ما سوال ځکه کړے وو چې داسې وخت کښې جوړ شوی وو، دا 2002 کښې نو دا د سول سوسائټی په دې باندې Reservations وو ځکه د سول سوسائټی دا یو متبادل شے جوړ شوے وو چې حکومت فنډز پخپله خرچ کوی، پخپله په هغې باندې Implementation کوی چې کوم د سول سوسائټی د پاره ډیره خطره وی، سوال پکار دے چې ډیره Vibrant او ډیره Active او ډیره Busy وی چې کوم ملک کښې سول سوسائټی

مضبوطه وی نو هغه Development بنه کيږی نو دا چې کله راغلل نو د اين جی او هغه مومنټ د سی بی اوز هره يوه محله کښې سی بی اوز وو نو هغوی ته ډير نقصان په دې باندې رسيدلے وو، نو هغه ما بيا ټول په دې باندې کار وکړو نو آرډيننس په 2001 کښې شوے وو، 2002 کښې دې له فنډنګ شوے وو اے ډی پی کښې، بيا تر 2012 پورې دا Continued وو، دې د پاره به فنډنګ کيدو او دوئ ته دا هم اوويلې شو، آرډيننس کښې دا هم وو چې دوئ ځان له پخپله هم فنډنګ پيدا کولے شی او د دوئ به بينک اکاؤنټس کهلاوؤل او خپل بينک اکاؤنټس به ئے ساتل او هغه باقاعده اکاؤنټس سسټم به ئے کولو، اوس پته نه لګی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسچن، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دا سر، که وګورئ ټول نو اوس ټول غير فعال دی، غير فعال دی، غير فعال دی، غير فعال دی، غير فعال دی، غير فعال دی او په نوی ايکټ کښې راغلی هم نه دی، نو يا خو دا پکار دی چې De-notify شی او دې باندې کار وکړے شی چې بينک کښې څومره پيسې پرتې دی۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی)}: جناب سپیکر، ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان، سپلیمنٹری۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): نه سر، دا کوئسچن زما ډيپارټمنټ سره دے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): سر۔

مفتی سید جانان: وزير صاحب نه زما دا ګزارش دے چې دا څومره اضلاع چې دی، صوبې نه اونيسه تر اخری ضلعې پورې، لکه څنګه چې زمونږه خورکئ اوفرمائيل چې پچيس اضلاع کښې، دا ټول اضلاع کښې دا تنظيمونه غير فعال دی، دا غير فعال کيدو معنیٰ څه ده، مطلب دا دے چې ولې غير فعال دی؟ که چرې ديکښې افاديت وی، څه فائده وی ورکښې او لکه دوئ ليکلی دی چې

دلته مو کارونه کړی دی او دلته مو کړی دی، نو بیا دا غیر فعال ولې دی او د غیر فعال کیدو وجه ئے څه ده او دا فعال کیږی به کله؟ منسټر صاحب دا اوفرمائی۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

سینیئر وزیر (آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، دا معراج بی بی چې کوم کوئسچن کړے وو جی، دا د 2001 کله چې لوکل گورنمنټ ایکټ راغلو نو د هغې لاندې یو نوے Concept راوتلے وو د سی سی بیز، چې هغه سیټیزن کمیونټی بورډز په ټولو ضلعو کښې جوړ کړی شوی وو او د هغې په ذریعه به فنډنگ کیدو او بعض کارونه د هغوی په ذریعه به کیدل جی او د هغې په سلسله کښې مختلفو ضلعو کښې دا سی سی بیز چې دی، دا رجسټرډ شوی وو جی خو بیا Subsequently کله چې دغه سسټم لوکل گورنمنټ والا ختم شو نو د دې فعالیت هم هغه شان کم شو او دې ځل چونکه په لوکل گورنمنټ سسټم کښې، دې ایکټ کښې دا شته هم نه، نو دا هم هغه شان غیر فعال دی، د سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ په لیول باندې مونږه یو پراسیس سټارټ کړے دے چې Overall ټول چې کوم این جی اوز دی یا داسې نور کوم رجسټرډ آرگنائزیشنز دی، هغه گورو لگیا یو چې کوم فعال دی او کوم فعال نه دی؟ چې کوم فعال نه دی نو هغه رجسټرډ کوؤ لگیا یو او د قانون مطابق د هغوی خلاف کارروائی شروع کوؤ لگیا یو خو دا چونکه د لوکل گورنمنټ ایکټ کښې دې د پاره یو Provision وو، نو هغه وخت کښې د دې فعالیت وو، اوس چونکه دې د پاره فنډنگ هغه لحاظ سره شته نه، نو دې طرف ته هغه توجه دې وخت سره شته نه جی۔

جناب سپیکر: جی میډم!

محترمہ معراج ہمایون خان: سر، زه معافی غواړم، منسټر صاحب خو دغه وکړو او دا زما خیال وو چې دا د لوکل گورنمنټ دغه وو، دا سی سی بیز چې دی نو د لوکل گورنمنټ د ډیپارټمنټ وو، سی بی اوز، نو این جی اوز لکه سی بی اوز د لاندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سر، زہ Explain کوم جی، چې هغوی دومره کارونه کړی وو، شروع کړی ئے وو او دوئ له ئے ټاسک ورکړے وو، Assignments په لوکل سطح باندې، د کلو په سطح باندې، د کلیانو په سطح باندې دوئ دا واړه واړه کارونه کړی وو نو چې هغه ئے ورله ورکړی وو او دومره ښه وو او دومره فنډز ئے هم ورله ورکولو او بینک اکاؤنټس ئے هم وو نو بیا غیر فعاله ولې شو؟ بیا دې نوی ایکټ کښې ولې دا رانغلل؟ دا خو پکار وو چې دا خوئے ساتلی وو کنه۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

سینیئر وزیر (آبپاشی): سر، دا د سوشل ویلفیئر حوالې سره دے، د دې صرف رجسټریشن مونږ سره کیږی، نه فنډنګ زمونږه په ذریعه وو او نه نور د هغې پراسیس، چونکه لوکل ګورنمنټ ایکټ هم د لوکل ګورنمنټ سره تعلق ساتی او دې ځل هغوی راوستے هم نه دے نو دا هغه حوالې سره د هغوی هغه کوی۔ رجسټریشن به ئے مونږ سره کیدلو، At the social welfare level کوم این جی اوز چې دی، د دې رجسټریشن طریقه کار چې دے، کوم پراونس وائز یا انټرنیشنل چې کوم دی، هغه انډسټریز ډیپارټمنټ او نورو سره دغه کیږی او د ډسټرکټ لیول واله چې دی جی، دا سوشل ویلفیئر سره رجسټرډ کیږی نو مونږ سره ئے صرف رجسټریشن دے، باقی فنډنګ او دغه چې دی، هغه د لوکل ګورنمنټ سره به د دې تعلق وو نو دغه کوئسچن به بیا بهتره دا وی چې هغوی لوکل ګورنمنټ نه تپوس وکړی چې ولې ئے نه دے ساتلے؟

جناب سپیکر: جی تاسو فریش کوئسچن Specially د لوکل ګورنمنټ حوالې سره راوړئ چې هغوی تاسو له Proper response درکړی، Next۔

مفتی سید جانان: که تاسو وګورئ جی کہ کیا سیٹیزن کمیونٹی بورڈز کا قیام پچھلے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت کیا ہے یا نہیں؟ جناب سپیکر صاحب! که چرې دغه کښې افادیت وی، دغه وړو وړو این جی اوګانو کښې نو دا بیا ولی بند دی، دا حکومت ئے ولې نه چالو کوی؟ منسټر صاحب ته به زما دا درخواست وی چې په کوم ځائے کښې سقم وی، چرته کوم ډیپارټمنټ کښې وی، پکار ده چې دا د چالو کړے شی، هغوی

سره د مشاورت وکړلے شی، هغوی سره د یو میټنګ دې حوالې باندې وکړے شی-----

جناب سپیکر: سکندر خان! تاسو وګورئ خپله او بلکه تاسو خپله لوکل ګورنمنټ سره هم Take up کړئ۔

سینیئر وزیر (آبپاشی): سر، مونږه به Take up کړو۔ چونکه دې نوی ایکټ کښې دا Concept هغوی ختم کړی دی نو دغه وجې نه د دې هغه افادیت دغه ځائے ځکه ختم شوے دے او مونږه خو د سوشل ویلفیئر سائیډ نه دا Start کړی دی، We are د ټولو آرګنائزیشنز جائزه اخلو، لګیا یو او چې کوم غیر فعال دی، هغه مونږه ډی رجسټرډ کوؤ لګیا یو او چې کوم فعال دی، هغه ساتو لګیا یو۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، 2935،جناب صالح محمد صاحب، (موجود نہیں)۔ نیکسٹ،2936 ،جناب صالح محمد صاحب،(موجود نہیں)۔ 2937، جناب صالح محمد صاحب، یہ بھی Lapsed ہے۔ 2938، جناب صالح محمد صاحب، یہ بھی Lapsed ہے اور 2939، یہ بھی Lapsed ہے۔ مفتی صاحب، ستا سو کوئسچن به زه پینډنګ کړم، نیکسټ دغه کښې به ئے واچوؤ، ټهیک شوه۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

2821 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر حلقہ PK-79 میں لیگا نئی ایریگیشن منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قومی خزانہ کی کروڑوں مالیت سے بننے والا منصوبہ کی حفاظت کی ذمہ داری بھی حکومت کی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس منصوبے کی حفاظت و نگہداشت کیلئے کیا حکمت عملی اپنانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اس کیلئے ضروری آسامیوں کی نشاندہی اور سینکشن کرانے کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سکندر حیات خان (وزیر آبپاشی): (الف) ضلع بونیر حلقہ PK-79 میں لیگا نئی ایریگیشن منصوبہ پر کام جاری ہے جو انشاءاللہ دسمبر 2016 تک پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

(ب) 29.98 ملین روپیہ لاگت کے اس منصوبہ کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کی ہے تاوقت یہ کہ یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچے اور عوام کے حوالے کر دیا جائے۔

(ج) زیر تعمیر لیگا نئی ایریگیشن منصوبہ پانی ذخیرہ کرنے کے دو بڑے تالابوں اور پائپوں کے ذریعے پانی کی تقسیم پر مشتمل ہے جس سے آبپاشی و آبنوشی کے مقاصد حاصل ہوں گے، اس منصوبے کے مکمل ہونے کے بعد یہ ایک سیاحتی مقام بھی بن جائے گا۔ یہ منصوبہ چونکہ تکنیکی لحاظ سے کثیر المقاصد ہے، اس لئے محکمہ آبپاشی یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے چلایا جائے اور حکومت ہی اس کی ضروری دیکھ بھال کا بیڑہ اٹھائے، اس مقصد کیلئے محکمہ کی کوشش ہے کہ تکمیلی رپورٹ (PC-IV) میں چند ضروری آسامیاں بھی تجویز کی جائیں تاکہ مجاز اتھارٹی سے باقاعدہ منظوری لی جاسکے۔

2832 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 کے دوران محکمہ نے صوبہ بھر کے غریب لوگوں کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ صوبہ بھر کے مستحقین زکواۃ میں بغیر کسی سیاسی امتیاز کے تقسیم ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ فنڈز کو جن مستحقین میں تقسیم کیا گیا ہے، ان سب کے نام، پتہ جات کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور):</u> (الف): جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ کی جانب سے صوبہ کے تمام اضلاع کو مستحقین زکواۃ کی امداد کیلئے جہیز، گزارہ الاؤنس کی مد میں رقم جاری کی گئی تھی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

2833 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور:</u> کیا صوبائی وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کو سالانہ لاکھوں ٹن خوارک کی درآمد کی ضرورت پڑتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ خوراک کی پیداواری شرح بڑھانے کیلئے زراعت کے پیشے سے وابستہ غریب کاشت کاروں کو سبسڈائزڈ کھاد، تخم، کیڑے مار دوایات، زرعی ٹیوب ویل اور سستے داموں ٹریکٹر وغیرہ کی مشنری فراہم کرنا حکومتی ترجیحات میں شامل ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ خوراک کی پیداواری شرح میں اضافہ ہو، زراعت اور درآمدی شرح میں کمی ہو؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) حکومت کے توسط سے خوراک کی پیداواری شرح میں اضافے اور کاشت کاروں کو سہولیات مہیا کرنے میں محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

(1) موجودہ بجٹ سال 15-2014 میں ایک منصوبہ خیبر پختونخوا میں چھوٹے زمینداروں کی آبادکاری اراضی منصوبے کے تحت 25.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(2) خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کیلئے ٹیوب ویلوں پر شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب کیلئے 25.000 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(3) زمینداروں کی تکنیکی معلومات اور رہنمائی کیلئے خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں زرعی انجنیئرنگ کے دفاتر موجود ہیں، جہاں ہمہ وقت زرعی انجنیئرز زمینداروں، کاشتکاروں کی معاونت کرتے ہیں۔

(4) وفاقی حکومت نے امسال فاسفورس کھاد پر کاشتکاروں کو رعایت دینے کا فیصلہ کیا ہے، اس رعایت کے باعث کاشتکار حضرات غلہ دار اجناس کو متوازن کھاد استعمال کرنے کے قابل ہوں گے جس سے پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

(5) زراعت شعبہ (توسیع) نے کاشتکاروں کو گندم، مکئی، چنا اور چاول کی اعلیٰ اقسام کے تصدیق شدہ بیج بازار سے کم قیمت پر فراہم کرنے کا بندوبست کیا ہوا جس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

(6) 181 ایکڑ رقبہ کو جدید طریقہ آبپاشی سے قابل سیراب بنایا گیا۔

(7) چھوٹے زمینداروں کیلئے 489 ایکڑ زمین ہموار کی گئی۔

(8) 2175ایکڑ رقبہ پر مختلف فصلات کا ترقی دادہ تخم کاشت کیا تاکہ مجموعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔

(9) حکومت نے کاشتکاروں کی فلاح وبہبود کیلئے ضلعی سطح پر ماڈل فارم سروسز سنٹرز قائم کئے ہیں جہاں کاشتکاروں کو ٹریکٹرز بمعہ زرعی آلات دس تا پندرہ فیصد کم قیمت پر کرائے کیلئے دستیاب ہیں۔ ان کاوشوں سے فصلات کی پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہورہے ہیں، نیز کاشتکاروں کو زرعی عوامل کھاد، بیج، کیڑے مار ادویات کی دستیابی کے ساتھ زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ان اقدامات سے زمیندار، کاشتکار و کسان فائدہ اٹھا کر خوراک کی پیداواری شرح میں اضافہ کریں گے۔

2887 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مدین ضلع سوات میں لائیوسٹاک ڈسپنسری کی عمارت 2010 کے سیلاب میں تباہ ہو چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری ایک چھوٹے سے کمرے میں قائم ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ڈسپنسری کی بحالی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک وامداد باہمی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ ڈسپنسری دو کمروں پر مشتمل کرایہ کی عمارت میں قائم کی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ متعلقہ ڈسپنسری کی عمارت بمعہ زمین سمیت سیلاب کی وجہ سے دریا برد ہو چکی ہے اور اس وقت ڈسپنسری کے مقام پر دریا بہہ رہا ہے، ڈسپنسری کی دوبارہ تعمیر کیلئے محکمہ تعمیرات نے لاگت کا تخمینہ تیار کر رکھا ہے، چونکہ تعمیر کیلئے زمین کی بھی ضرورت تھی اس لئے اس پر عمل نہیں ہو سکا، نئی عمارت بمعہ زمین کی خریداری کیلئے اگلے سالانہ ترقیاتی پروگرام 17-2016 میں منصوبے کو شامل کیا جائیگا۔

2935 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 15-2014 میں محکمہ چارسدہ، صوابی، کرک میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس کی تکمیل کا پروگرام بنایا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کمپلیکس مکمل ہونے پر فعال ہوگئے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات اور کیئے گئے اقدامات کی تفصیل بتائی جائے، نیز ان کی تکمیل سے عوام کو کیا سہولیات ملیں گی؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے ڈسٹرکٹ افسران کی رپورٹ کے مطابق سکیموں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(1) سوشل ویلفئر کمپلیکس چارسدہ: کل اخراجات 71.069 سکیم پر کام مکمل ہو چکا ہے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات PC-IV تیار کر رہا ہے، اس پر قانونی چارہ جوئی کر کے مذکورہ عمارت محکمہ سوشل ویلفئر کو باقاعدہ طور پر حوالہ کر دی جائے گی۔

(2) سوشل ویلفئر کمپلیکس صوابی: کل اخراجات 58.269 ملین روپے۔ سکیم پر کام مکمل ہو چکا ہے، بجلی کے ٹرانسفارمر کی تنصیب کی کاروائی محکمہ ہذا کے ساتھ جاری ہے، رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی، جس کے بعد عمارت محکمہ سوشل ویلفئر کو باقاعدہ طور پر حوالہ کر دی جائے گی۔

(3) سوشل ویلفیئر کمپلیکس کرک: کل اخراجات 66.740 ملین روپے۔ سکیم پر کام مکمل ہو چکا ہے، ڈویژنل مانیٹرنگ ٹیم کوہاٹ نے عمارت کی تعمیر میں کچھ خامیاں نکالی تھیں جو کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ٹھیک کر کے ختم کر دی ہیں اور ڈویژنل مانیٹرنگ ٹیم کو دوبارہ انسپکشن کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات PC-IV کی تیاری کر رہا ہے، اس پر قانونی چارہ جوئی کر کے کمپلیکس کی عمارت محکمہ سوشل ویلفیئر کو باقاعدہ طور پر حوالہ کر دی جائے گی۔ رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔ درجہ بالا منصوبوں کی تکمیل سے معذور افراد کو ایک ہی جگہ پر تمام سہولیات میسر ہونگی۔

2936 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر سوشل ویلفیئر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پراونشل کونسل برائے بحالی معذوران کے تحت خصوصی افراد کی مالی اعانت دی جا رہی ہے;

(ب) (i) ہمارے صوبے میں گزشتہ دو سالوں میں اس مد میں کل کتنی رقم تقسیم کی گئی، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اس مد سے مستفید ضلع مانسہرہ کے تمام خصوصی افراد کی لسٹ بمعہ اعانت اور ڈومیسائل فراہم کی جائے، نیز اس اعانت کیلئے جو طریقہ کار واضح کیا گیا ہے، اس کی بھی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) گزشتہ دو سالوں میں (101.14601Milion) 10 کروڑ 11 لاکھ 40 ہزار 601 روپے تقسیم کئے گئے ہیں، ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) 2013-14 مالی سال میں ضلع مانسہرہ سے موصول شدہ تمام درخواست گزار (خصوصی افراد) کو مالی اعانت دی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

مالی سال 2014-15 میں تمام صوبے میں ضلع وار قرعہ اندازی ہوئی، پورے صوبے کی درخواستوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جس میں مانسہرہ کے 105 (خصوصی افراد) کو 5000 روپے فی کس کے حساب سے مالی اعانت بذریعہ ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر مانسہرہ دی گئی ہے۔ (نام، پتہ اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

2937 _ جناب صالح محمد: کیا صوبائی وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2014-15 میں محکمہ زراعت کی ترقی اور فروغ کیلئے زمینداروں میں 7 ہزار میٹرک ٹن مکئی تخم تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مانسہرہ میں اس سکیم کے تحت کس کس کو کتنی مقدار میں تخم فراہم کیا گیا، دیگر اضلاع کے ساتھ اس کا تقابلی جائزہ بھی فراہم کیا جائے، نیز اس پورے منصوبے پر آنے والی لاگت اور وضع کردہ طریقہ کار کی جملہ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی نہیں، بلکہ سال 2014-15 کیلئے محکمہ نے زمینداروں کو 7 ہزار میٹرک ٹن گندم اور 100 میٹرک ٹن مکئی کا تصدیق شدہ تخم تقسیم کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا جس میں سے 68 ٹن مکئی کے تخم صوبہ کے مختلف اضلاع میں زمینداروں کو قیمتاً فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) ضلع مانسہرہ کے زرعی ڈائریکٹر کی ڈیمانڈ کے مطابق 8000 کلو گرم مکئی کا تخم قیمتاً فروخت کیلئے فراہم کیا گیا جس میں سے 2000 کلو گرام ماڈل فارم سروسز سنٹر کے ذریعے زمینداروں کو فروخت کیا گیا اور بقایا 6000 کلو گرام مکئی کے تخم کو مین سٹور میں جمع کیا گیا۔ جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، یہ تخم شعبہ زرعی تحقیق و زرعی توسیع شعبہ کے تخم کے فارمز اور رجسٹرڈ زمینداروں کی کھیتوں پر لگایا جاتا ہے جس پر جتنے اخراجات آتے ہیں، اسکی مناسبت سے تخم کی قیمت سرکاری طور پر مقرر کی جاتی ہے۔

مکئی کے تخم کی تقسیم کا ضلع وار تقابلی جائزہ

ضلع	مقدار (کلو گرام) مکئی بیج
شانگلہ	500
دیرلوئر	2000
ایبٹ آباد	500
بونیر	8686
سوات	9240
چترال	500
ہری پور	8387
ملاکنڈ	1800
صوابی	1250
نوشہرہ	1250
مردان	7550
چارسدہ	10100
مانسہرہ	8000 (6000 کلو گرام مین سٹور مردان میں واپس جمع کیا گیا)
تورغر	5920

50	بنوں
1250	پشاور
500	ڈی آئی خان
950	کوہاٹ
68433	ٹوٹل

2938 _ جناب صالح محمد: کیاوزیر سوشل ویلفیئرارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبہ بھر میں سماجی بہبود کیلئے کوشاں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہزارہ ڈویژن میں محکمہ کے کل کتنے ذیلی ادارے اور کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، ان اداروں میں کل کتنے افراد کس حیثیت میں کام کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ہزارڈویژن میں محکمہ سماجی بہبود و خصوصی تعلیم و خود مختاری خواتین کی زیر نگرانی 20 ادارے کام کر رہے ہیں جس میں درج ذیل آسامیوں پر 250 افرام مختلف عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

2839 _ جناب صالح محمد: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر مالی سال کیلئے آمدن کے اہداف مقرر کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ مالی سال کیلئے مقرر کردہ اہداف میں تا حال کتنے فیصد اہداف حاصل کئے گئے ہیں، نیز مقرر کردہ اہداف حاصل نہ کرنے والے محکموں کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مروجہ طریقہ کار کے مطابق محکمہ خزانہ ہر مالی سال کیلئے صوبائی حکومت کے اپنے محاصل کے اہداف متعلقہ محکموں کی مشاورت سے طے کرتا ہے جبکہ انکی وصولی مروجہ قوانین کے مطابق متعلقہ محکمہ جات کرتے ہیں۔ موجودہ مالی سال کیلئے تمام محکموں کے محاصل کے اصل اہداف برائے رواں مالی سال-2015

16 کی تفصیلات ایوان میں پیش کی گئیں۔ان تفصیلات کے مطابق اصل اہداف کا تخمینہ 54,424.790 ملین لگایا گیا ہے۔موجودہ مالی سال کے چھ مہینوں میں کل وصولی 10,909.142 ملین روپے ہے جو کہ 60 فیصد ہے (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔ صوبائی حکومت نے تمام محکموں کو تاکید کی ہے کہ وہ مقرر کردہ اہداف جون 2016 کے آخر تک حاصل کریں۔ وزیر خزانہ کی سربراہی میں متعلقہ محکموں کے ساتھ ایک اجلاس مورخہ 22-10-2015 منعقد کیا گیا ہے جس میں تمام محکموں کے سربراہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ سال کے اختتام تک اہداف حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔مالی سال کے اختتام پر یہ واضح ہوگا کہ اہداف کو کس حد تک حاصل کیا گیا ہے اور اہداف حاصل نہ کرنے والے محکموں سے قواعد کے مطابق بازپرس اور قانونی کارروائی ہوگی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: د چھٹئ درخواستونه دی: الحاج ابرار حسین صاحب 29-03-2016; اعظم خان درانی 29-03-2016; ملک شاد محمد وزیر، میڈم زرین ریاض، گوہر نواز، میاں ضیاءالرحمان، الحاج صالح محمد، مفتی فضل غفور، حاجی قلندر خان لودھی، سید جعفر شاہ، محمود بیٹنی آج کیلئے۔ بغرض منظوری ایوان میں پیش کی جاتی ہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی قربان خان، پلیز۔

جناب قربان علی خان: تھینک یو، مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا یو ایشو ده، زما د حلقې متعلق ده، د نوشهره، دا زما د حلقې متعلق یوه ایشو ده، د ډسټرکټ نوشهره، لړ غوندې دوه منټه به اخلم۔ دا یو میګا انډسټریل سټیټ جوړ شوے وو، د کرنل شیر خان په موټروے، دا ټول خلق ځی راځی، تاسو به کتلی وی، ولی انټر چینج او دغه، دې مینځ کښې یوه زمکه واخستلې شوه، آټھ هزار کنال زمکه وه۔ صاحبه! هغه ورځ ډیر زیات غوبل وشو، په هغې کښې ډیر وهل او ټکول اوشو، سیاسی ورکرز پکښې هم، زه دا نه وایم، ترقی پکار ده، بنه ده چې انډسټریل

ستهيڼ راشي خو زمونږ د پښتنو عجيبه غوندې Psyche ده، دوئ نه چې کله ته زمکه اخلې نو دردېږي، دا د هر يو پښتون Psyche ده چې څوک دلته پښتانه دي او زميندار طبقه ده نو هغوی پرې خفه کيږي او صاحبه! ديکښې يو زياتے دا شوے دے چې هغه موټروے کله تيريدو نو هغوی مونږ ته ريټ راکړے وو-----

جناب سپیکر: مسٹر شاہ فرمان! آپ نے اس بات کو سننا ہے اور پھر Respond بھی کرنا ہے آپ کو پلیز، آپ اس حوالے سے۔

جناب قربان علی خان: شاه فرمان! پليز، دا خبره لږ غوندې زه په قلاره کوم خير دے۔ دا چې موټروے په کوم، دا د دوئ په زمکو باندې تيره شوې وه نو هغه وخت کښې ئے مونږه ته راکړے وه تين لاکھ روپئ کنال زمکه، د هغې ريټونه مات شول، هغه په 1996 کښې وو، اوس په 2010 کښې دا زمکې واغستلې شوې او د دا ريټ دوئ مونږ ته راکړو 15000 روپئ کنال، زما خيال کښې دا-----

جناب سپیکر: Sorry، چونکہ کریم خان! Concerned دغه دے ، Kareem khan will respond۔

جناب قربان علی خان: يس۔ نو 15000 زما خيال دے چې دا به د تيراه د غر د پاسه هم نه وی، دا به په فاټا او هغه کالا ډهاکه چې دوئ ئے ډير دغه کوی، هغلته به هم دا ريټ نه وی۔ نو صاحبه! زه خو وايم چې دا کوم لږ غوندې، وائی چې غر لوئے دے نو په سر ئے لار ده، خبره خبرې سره ماتيږی، پرون چار پانچ هزار کسان راوتی وو، هغوی هم گرځيدلی وو، زه دا نه وايم خو بيا هری پور جيل ته لاړل نو زه وايم چې داسې يو کميټی د جوړه شی او اخر گوره جی، د هغوی نه زمکې اخستلې کيږی کنه او نن سبا تاسو پخپله وگورئ چې 15000 روپئ کنال زمکه زما خيال نه دے چې دا تاسو، زه لږ غوندې د دې مزاحمت کوم، لږ غوندې چې دا راټوله شی، دا خبره ځکه چې شرميږو پرې، حکومت مو دے ، د پی ټی آئی زما حکومت دے ، زه خپله د هغه ځائے Representative يم نو دا خبره که لږ غوندې راجوړه کړئ او دا خلق جيل ته تلی دی نو کم سے کم چې دوئ لږ غوندې دغه شی او دا خبره په خبرو وشی نو .I shall be grateful, ji

جناب سپیکر: کریم خان، پلیز!

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے انڈسٹری اینڈ کامرس): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ ځنګه چې زمونږه ورور قربان خان کومه خبره وکړه، بالکل جی، دا واقعه شوې ده، دیکښې زمونږ په څه ورونړو باندې ایف آئی آرز هم شوی دی، څه وخت کښې چې دا دخل کیدو نو په دغه وخت کښې جرګه هم روانه وه او پکښې فائرنګ وشو، د هغې د وجې نه لاء انفورسمنټ ایجنسیانو هغه شی باندې زور وکړو، ګو چې دا نه وو پکار، ولې چې مونږه خو دا وایو چې دا د سی پیک د پاره مونږ خپل Future safe کوؤ او د دې علاقې د ترقئ د پاره دا کار کوؤ خو ورسره ورسره زمونږ د پښتو او زمونږ د علاقې یو کلچر هم دے نو زه به دا وایم چې ټهیک ده دیکښې زمونږ خپل دغه، هغه وخت چې کومه انتظامیه وه، هغوی خپل زور کړے دے، دې سره د ټولو نه، زه دې خبرې سره Agree کوم خو د دې اوس چونکه په دې ټول سیکشنز شوی دی نو هغې کښې د Reverse position نشته چې ګورنمنټ پرې Reverse شی، البته تاسو نه هم دا دغه کوم چې کوم کسانو باندې دا ایف آئی آر شوے دے چې قانون کښې دننه څه کیدې شی چې دوئ نه زر تر زره دا دغه، زر تر زره چې کیدې شی خو چې هغه دوئ بهر راشی نو دې وخت سره خو دغه یو Remedy ده، پاتې شوه د دوئ دا ریټ نو دا یو پرابلم دلته نه دے، هر ځائے کښې دے او دې د پاره زمونږه د اسمبلئ دې ټولو ممبرانو نه زما خپل ځانی دا خواست دے چې دیکښې څه قانون سازی پکار ده چې کله مونږه Acquisition کوؤ، انډیا مونږ سره پرته ده نو دیکښې مونږ له لږ غوندې نوې قانون سازی پکار ده چې مونږ په کوم بنیاد باندې Acquisition کوؤ، دا انډسټریل سټیټ به سبا مونږه په یو بل شکل کښې End user ته ورکوؤ چې د هغې به یو ډیر ښه Handsome amount به راځی خو نن دا زمیندار یا دا چې که مونږه د دې علاقې یو او داسې په ګډون کښې هم روانه ده، داسې په حطار کښې هم روانه ده، داسې په ډی آئی خان کښې روانه ده، داسې په کرک او په کوهاټ کښې هم روانه ده نو دا د سوچ او فکر خبره ده چې دیکښې د مونږه نوی تجاویز راوړو او د خپل Acquisition، زمونږ چې کوم ایکټ دے یا کوم طریقه کار دے، دیکښې Improvement وکړو، ولې چې د دې انډسټریل سټیټ سره سره، زه به حقائق بیانوم، دې انډسټریل سټیټ سره ZRK یو یونټ دے چې هغوی

پرائیویټ پرچیز کړے دے او تقریباً یو یو نیم کلومیټر کبنې جرمن سره په جوائنټ وینچر باندې هغوی لګیا دی او کارکوی نو مونږ سره دا Specimen شته دے خو اوس آیا قانون مونږه له دا اجازت راکوی او که نه راکوی؟ نو سپیکر صاحب! ستاسو د چیئر نه دغه رولنګ غواړو چې مهربانی اوکړئ او بس مونږه هم دا غواړو، ډیپارټمنټ چې یره دا کسان Bail out شی څه طریقې سره چې څنګه دوئ سره کیدے شی او په قانون کبنې خامخا دې له یو سپیشل Relaxation کمیټی پکار ده چې په دې باندې کار وشی او د Acquisition د پاره چې دا قانون کبنې لږ غوندې دغه وشی چې خلقو له فائده ملاویږی، ولې چې دا په یکساله باندې د دې ریټ لګی جبکه دیخوا په ټیبل ریټ باندې انتقال کیږی نو دې خبرو کبنې ډیر لوئے فرق دے، ټیبل ریټ نن په بل شی دے او یکساله په بل پوزیشن ده۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: دا لاء ریفارمز کمیټی چې زمونږ کومه ده نو زما خیال دے چې دا د زمکو کوم د یکساله او پانچ ساله والا ایشو ده نو دې د پاره ضروری ده چې دیکبنې مونږ دغه کړو، نو زه خپل سیکرټریټ ته وایم چې تاسو یو پراپر دغه موؤ کړئ چې دې باندې مونږ پراپر ډسکشن وکړو ځکه چې دا مونږ ته هر ځائے د زمکو ډیر زیات پرابلمز دی نو چې دې باندې لاء ریفارمز کمیټی پراپر یو میټنګ وکړی او پراپر په دې باندې یو Suggestion دغه کړی۔ جی کریم خان۔

معاون خصوصی برائے انڈسٹری اینڈ کامرس: سر، اوس نن سبا چې کوم پوزیشن دے نو په مارکیټ ریټ باندې انتقال کیږی خو د هغې په عوض کبنې مونږ سیکشن فور کوؤ نو بیا مارکیټ ریټ نه دے، بیا به یکساله ګورو نو وروستو نه یکساله خو Already down ده، که نن مونږ Acquisition کوؤ نو دا خبرې ډیرې، د یو بل نه ډیرې لرې لرې دی په Cost wise، نو ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: که تاسو دې باندې Agree کوئ ټول معزز ممبران نو په دې باندې به مونږه یو دغه جوړ کړو چې لاء ریفارمز کمیټی په دې پراپر ډسکشن وکړی او دیکبنې ریوینیو ډیپارټمنټ او نور چې کوم مطلب دا دے کوم ډیپارټمنټس، Concerned departments، دې سره Related departments کوم دی، د هغوی یو Joint discussion وشی او څه پارلیمنټیرینز او د دې د پاره رولز چې دیکبنې

کړی۔ نو زه تاسو ته دا کوم چې تاسو خپله هم یو، کریم Amendment introduce خان! د خپل ډیپارټمنټ د طرف نه لاء ریفارمز کمیټۍ ته یو پروپوزل ورکړئ، هغه به مونږه چې دے نو په هغې باندې پراپر ډسکشن وکړو جی۔ (مداخلت) تو اس کو بس As a whole کرلیں گے، As a whole کرلیں گے۔ Next item کی طرف جاتے ہیں۔ آئٹم نمبر 8 اینڈ 9، منسٹر فار لاء۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔
Mr. Speaker, Sir! I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill; Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Minister for Law, please.

<u>Minister for Law</u>: Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2016 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون(ترمیمی)کازیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ2016)

Mr. Speaker: Item No 10 and 11: Honourable Senior Minister for Health.

Mr. Shehram Khan {Senior Minister(Health)}: Thank you, Speaker Sahib. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill, Long Title and Preamble also stand part of the Bill. Ji Munawar Khan.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی،اسی طرح ہم بل پاس کرتے ہیں اور یہاں پر اسمبلی میں اس پر کوئی ڈسکشن نہیں ہوتی،Kindly اگر آپ، یہ جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، بل کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں، نہ منسٹر نے اس اسمبلی کو یہ بتادیا کہ یار یہ بل ہم لارہے ہیں، اس کا فائدہ کیا ہے، اس کا نقصان کیا ہے؟ اب روڈ پر آپ نکل جائیں، یہ جو ایمپلائیز ہیں، وہ روڈ پر کھڑے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی پتہ نہیں ہے، بلکہ میرے خیال میں جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، میں Kindly ریکویسٹ کرونگا ہیلتھ منسٹر کو کہ کم از کم اسمبلی کو تو اس پر معلومات دیں کہ یار یہ بل کیا ہے، کیالارہے ہیں؟ اس میں کونسی، کم از کم اسمبلی کو تو اس میں ڈسکشن کا موقع تو دیں ناسر۔

جناب سپیکر: بالکل، منور صاحب جو کہہ رہے ہیں، شہرام خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اگر یہی، اگر اس طرح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں As a whole کہنا چاہتا ہوں کہ ایک سیمنار، ایک بریفنگ بھی ہونی چاہیے تاکہ اس کی Awareness بھی ہو۔ شہرام خان، پلیز۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔ منور خان صاحب نے بات کی، میں بل کے حوالے سے دو باتیں کر لوں۔ ہم نے، اس اسمبلی نے جس میں میرے فاضل ایم پی اے صاحب اور سارے اس ہاؤس نے مل کے میڈیکل ٹیچنگ بل جو ہے، یہ پاس کروایا خیبر پختونخوا کا جو پاکستان کی تاریخ میں پبلک سیکٹر میں پہلی دفعہ ہوا ہے، خود مختار ادارے ہم نے ان کو ڈکلیئر کیا، بورڈز بنائے، اختیار دیا۔ آج کے بل کی جو امنڈمنٹ ہے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو اختیار دیا، تو اختیار پورا دیں جو ان کی ضرورت ہے۔ اس میں ہم نے یہ کیا آج کے بل کے حوالے سے کہ جی جو ان کو فنڈ دیا جاتا ہے، اس فنڈ کے اندر رہتے ہوئے وہ پوسٹ Create بھی کر سکتے ہیں اور وہ پوسٹ ختم بھی کر سکتے ہیں، وہ تنخواہ بڑھا بھی سکتے ہیں اور اس بجٹ کے اندر وہ جو ان کی ضروریات ہیں، ضروریات، وہ بورڈ، وہ ہاسپٹل مینجمنٹ اپنی ضروریات کو دیکھ کے اس کو پورا کر سکتی ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب آپ کسی کو اختیار دیتے ہیں کہ جی میں نے آپ کو اختیار دیا اور وہ پھر بھی ان ڈیپارٹمنٹس کا اور فنانس کا اور ہیلتھ کا اور اسٹیبلشمنٹ کا اور ان سارے دفتروں کے چکر لگاتا رہے، چونکہ ہسپتال ہے، Then and there فوراً Decision ہونا چاہیے اور وہاں پر وہ اختیار لینے کیلئے، اجازت لینے کیلئے پھر اس پروسیجر سے گزرے گا تو پھر اس کام کے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تو اسی وجہ سے یہ ان کی ضرورت تھی اور یہ بل ہم ان کو جو ہے، یہ امنڈمنٹ کیلئے لائے ہیں، جس سے ہسپتال کی مینجمنٹ اور Strengthened ہوگی، Decisions speedy ہونگے، پوسٹ پیدا کر، اگر کہیں پر تین اور ڈاکٹرز کی ضرورت ہے، ان کے پاس پیسے ہیں، وہ فوراً انہی پیسوں میں پوسٹ Create کر سکتے ہیں، ڈاکٹرز فوراً Hire کر سکتے ہیں، ایک۔ دوسری جو امنڈمنٹ ہے، اس میں یہ ہے کہ ہم ان کو One line budget دیں نہ کہ ہم ان کو Grant in aid دیں تاکہ ان پیسوں میں وہ جو بھی کرنا چاہیں، جو ان کی ضروریات ہیں، یہ نہ ہو کہ تنخواہ میں یہ ہوگا، اس بلڈنگ کیلئے یہ ہوگا، کرسی کیلئے یہ ہوگا، کمپیوٹر کیلئے یہ ہوگا، Diagnostic Centers کیلئے یہ پیسے ہونگے، یہ اختیار ہم ان کو دیں کہ ان کو ایک کروڑ روپے

مثال کے طور پر دیتے ہیں، وہ ایک کروڑ روپے میں جو ٹھیک سمجھتے ہیں ہسپتال کیلئے، وہ ان کے پاس اختیار ہو اور وہ اسی طریقے سے وہ پیسے خرچ کر سکیں جس سے ہسپتال کی پرفارمنس اور بہتر ہو گی اور سپیڈی ہو گی انشاءاللہ، تو ایک یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جنہوں نے باہر کی بات کی، باہر جو پیرامیڈیکس کی سٹرائیک ہے، جو کال ہے، دیکھیں، ایک کام گورنمنٹ ویسے بھی کر رہی ہے، ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کی وہ بات کرتے ہیں، چیف منسٹر نے میٹنگ کی، ہم نے فائل موؤ کی، فنانس اس پر اپنی ضروریات دیکھے گا کہ کتنی حد تک، ہم کتنے پیسے برداشت کر سکتے ہیں کیونکہ صرف ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے، اس صوبے میں 36 اور بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کے بھی ایمپلائیز ہیں لیکن ہیلتھ کو Priority دی گئی ہے تو ڈاکٹرز کی جس طرح تنخواہ، خیبر پختونخوا کے ڈاکٹرز کو جتنی تنخواہ آج مل رہی ہے، پورے پاکستان میں کسی صوبے میں اتنی تنخواہ کسی ڈاکٹر کو نہیں مل رہی، یہ خیبر پختونخوا کی موجودہ حکومت نے کیا ہے۔ اس کے فائدے یہ ہیں کہ جب آپ ایڈورٹائز کرتے ہیں، کوئی آتا نہیں ہے، کوئی کرک نہیں جاتا، کوئی لکی مروت نہیں جاتا، ہم ایڈورٹائز، اچھا اپوائنٹ بھی کر دیتے ہیں، پھر بھی وہ اپوائنٹمنٹ کے بعد بھی کہتا ہے جی، مجھے دور پڑتا ہے، مجھے پشاور میں لگائیں۔ جب آپ پشاور میں سارے ڈاکٹرز کو لگائیں گے تو میں لکی مروت کس کو بھیجونگا، میں تورغر کس کو بھیجونگا؟ تو یہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے کیا کہ ضرورت یہ تھی اور ہم نے تنخواہیں بڑھا دیں۔ اب وہ پروفیشنل الاؤنس پیرامیڈیکس کو، باقیوں کو بھی دے رہے ہیں لیکن اس میں کوئی ٹائم لگے گا۔ اب آپ حکومت کو کیا کہتے ہیں؟ Pressurize کریں گے، حکومت پریشر سے نہیں چلتی، حکومت حقائق سے چلتی ہے، ضرورت سے چلتی ہے، اپنے آپ کو بھی دیکھتی ہے اور حکومت یہ کام کر رہی ہے، جب کر رہی ہے تو روزانہ ہسپتالوں میں ہڑتالیں، یہ ایک نیا فیشن بن گیا ہے جناب سپیکر! کہ جی ہسپتال کو بلاک کر دیں تو ہسپتال کو بلاک کرنے کا مطلب، جو غریب لوگ وہاں پر آتے ہیں، جو اپنے مریضوں کے ساتھ دور دراز سے آتے ہیں، آپ ان کو اس دن کی سروس نہیں دیتے، خدانخواستہ وہ مر گیا، اس میں سے کوئی اپاہج ہو گیا، کوئی اور تکلیف بڑھ گئی، اس کا Responsible کون ہو گا؟ اور یہ کام ہم ویسے بھی کر رہے ہیں تو پھر سٹرائیک کرنے کی کیا ضرورت ہے لیکن کوئی ڈنڈے نہیں برسا رہے ہیں، کوئی اور زور زبردستی نہیں کر رہے ہیں، ابھی بھی میری ٹیم کے بندے، کل بھی ان کے ساتھ تھے، ابھی بھی گئے ہیں، بات کر رہے ہیں اور بات

چیت کے ذریعے لیکن یہ Trend ٹھیک نہیں ہے کہ جی آپ خواہ مخواہ ہسپتال بند کر دیں، یہ Acceptable نہیں ہے اور نہ حکومت اس کو، نہ یہ اسمبلی اس کو، اس ہاؤس میں سے کوئی اس بات کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوگا کہ ہسپتال بلاک ہو جائے۔ اس میں، ہم میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے، ہمارے بھی رشتہ دار ہو سکتے ہیں، خدانخواستہ ان کو کوئی تکلیف ہو گئی تو وہ اس حوالے سے ہے لیکن ان کو ہم Deal کر رہے انشاءاللہ اور ان کو چیف منسٹر نے کہا ہوا ہے، اس پر ورکنگ ہو رہی ہے، Financial matter ہے تو اس پر ٹائم ضرور لگتا ہے کیونکہ باقی بھی تنخواہیں اور باقی چیزیں ہیں، تو I hope کہ میرے ایم پی اے صاحب جو ہیں ہمارے، وہ Satisfy ہوں میرے جواب سے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Item No. 12 and 13: Minister for Law, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ کر لیں، اس کے بعد آپ بات کر لینگے۔ منسٹر فار لاء، پلیز۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa------

جناب سپیکر: اچھا، ون منٹ، ون منٹ جی، ون منٹ، اس کا 'Passage Stage' وہ نہیں ہوا ہے، کدھر ہے؟ ایک منٹ، مسٹر شہرام! آپ کا آدھا حصہ رہ گیا ہے، آئٹم نمبر، اس پہ آجائے، 'Passage Stage' 10 and 11

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2016)

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

I intend to move that that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2016 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا آثار قدیمہ مجریہ 2016 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No 12 and 13: Minister for Law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 78 of the Bill, therefore, the question before the House that Clauses 1 to 78 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 78 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا آثار قدیمہ مجریہ 2016 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage', please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities Bill, 2016 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities Bill, 2016 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ نمبر 16 برائے محکمہ آبپاشی کی رپورٹ میں توسیع

Mr. Speaker: Item No. 14: Mufti Said Janan, please.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر 16 برائے محکمہ آبپاشی کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج تک توسیع دی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House that extension in period may be granted to present report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension period is granted.

مجلس قائمہ نمبر16 برائے محکمہ آبپاشی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر15: مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان میں مجلس قائمہ نمبر16 برائے محکمہ آبپاشی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The report presented. The session is adjourned till 3.00 pm, Friday afternoon, first April, 2016.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ یکم اپریل2016ءبعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)